قسم کے احکام

غلام دستگیر حامدی

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص کسی کا مال جھوٹی قسم کھا کر مارے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوڑھی ہو کر پیش ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ میں تین امور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اوّلاً جھوٹی قسم کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے کہ قصداً یا بلاقصد قسمیں کھاتے رہتے ہیں۔ دوسرے جھوٹی قسم کھا کر دوسرے مسلمان بھائی کے مال کو مار لینے کی مذمت کی گئی ہے۔ تیسری اہم بات اس کی سزا کے بارے میں ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ایاس بن ثعلبہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دوزخ کو واجب اور جنت کو حرام کر دیا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اگر چہ تھوڑی سی چیز ہو، آپ نے فرمایا، اگر چہ پیلو کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

ایمان کا تقاضا ہے کہ معاملات میں صرف اپنا حق لیا جائے۔ دوسروں کے حق کو غصب کرنے کے جھوٹے حیلے بہانے، تدبیریں اختیار نہ کی جائیں۔ ارشاد ربانی ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ۔ اے ایمان والو! آپس میں ناحق طریقے سے مال نہ کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ان تمام طریقوں کی نفی کر دی گئی ہے۔ جو ایمانداری کے برعکس ہیں۔ دھوکہ، فریب، ظلم، غصب، خیانت، ملاوٹ، جھوٹی قسم سب کا شمار اسی زمرے میں ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، جوکوئی کسی مؤمن کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ دھوکہ کرے وہ ملعون یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے دور ہے۔ مزید فرمایا۔ جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے، وہ ہم میں سے نہیں کیونکہ مکر وفریب اور دھوکہ بازی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

حقوق العباد کا غصب کرنا اور اس کی سزا سے بچنے کے لئے بخاری شریف میں حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی عزت یا کسی دوسری چیز کی صورت میں حق دینا ہو تو آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معافی مانگ لے، جب نہ دینار ہوں گے نہ درہم۔ اگر اس کے پاس اچھا عمل ہوگا تو اس کے برابر اس عمل سے لے لیا جائے گا۔ اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے مقابل کی برائیاں لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دی جائیں گی۔ یعنی حقوق العباد اور قرض کسی صورت بھی معاف نہ ہوگا۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ہوس زر و مال میں جھوٹے مقدمے جھوٹی گواہیاں دے کر ناجائز مالی فوائد حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں، ان کے نزدیک حرام حلال کا فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو محض ان کے دعوے پر چیز دلا دی جائے تو بہت سے لوگ خون اور مال کے دعوے کر ڈالیں گے۔ لیکن مدعی کے ذمہ گواہ ہے اور منکر پر قسم ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ دو شخصوں نے میراث کے متعلق بارگاہِ رسالت میں دعویٰ کیا، مگر گواہ کسی کے پاس نہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر کسی کے موافق اس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دیا جائے تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے۔ یہ سن کر دونوں پر خوفِ الٰہی طاری ہو گیا۔ دونوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! میں اپنا حق اپنے فریق کو دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یوں نہیں بلکہ تم دونوں جا کر اسے تقسیم کرو اور ٹھیک ٹھیک تقسیم کرو۔ پھر قرعہ اندازی کر کے اپنا اپنا حصہ لے لو اور ہر ایک دوسرے سے کمی زیادتی کی معافی بھی کر لے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے مجھے حیرانی ہوتی ہے۔ ایسے تاجر پر، جسے دن میں حلف اور قسموں سے، اور رات کو حساب کتاب سے فرصت نہیں۔ وہ کیسے چھٹکارا پائے گا۔ کاروباری حضرات اپنا مال فروخت کرنے کے لئے جھوٹی قسمیں غلط تاویلات بناتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹی قسم سے سودا تو فروخت ہو جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔ مزید فرمایا جھوٹی قسم مال کو ضائع کر دیتی ہے۔ زرآبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔

ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ مال و زر کے بارے میں ارشاد نبوی ہے جو شخص گناہ کے طریق سے مال کماتا ہے اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے یا صلہ رحمی میں لگاتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں

خرچہ کرتا ہے تو یہ سب کچھ جمع کر کے آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کا حج وعمرہ، جہاد اور صدقہ، غلام آزاد کرنا یا مال خرچ کرنا قبول نہیں فرماتے، جو سود کے مال سے ہو یا رشوت سے یا خیانت سے یا مال غنیمت کی یا کسی دوسرے مال کی چوری سے ہو۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے حدیث نبوی مروی ہے، جو بندہ حرام مال کما کے آتا ہے اسے صدقہ کر لے تو اجر نہیں ملتا۔ خرچ کرے تو برکت نہیں ہوتی۔ میراث میں چھوڑ جائے تو دوزخ کے لئے زادِ راہ بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں بلکہ بھلائی سے مٹاتے ہیں۔ جس نے ناجائز طور پر کسی کی صرف ایک بالشت زمین غصب کی قیامت کے دن اس زمین کا طوق ڈال کر اس کو ذلیل ورسوا کیا جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہ کرام سے پوچھا مفلس کون ہے؟ عرض کی گئی جس کے پاس مال وزر نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اصل میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن کثیر نیکیوں کے ساتھ آئے مگر اس نے حقوق العباد غصب کئے ہوں۔ اس کی تمام نیکیاں حقداروں میں تقسیم کردی جائیں گی کیونکہ درہم ودینار کو اس کے پاس نہ ہوں گے جب تمام نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو حقداروں کے گناہ اس کے ذمہ لکھ دیئے جائیں گے۔ روایات سے یہاں تک پتہ چلتا ہے کہ چند درہم کے غصب کرنے پر سات سو مقبول نمازیں حقدار کو اس کی نیکیوں سے دی جائیں گی۔ جو دنیا وآخرت کا بڑا نقصان ہے۔ اللہ رسول کی ناراضگی اور جہنم کا ٹھکانہ اس کی بڑی بدقسمتی ہے۔ دنیا میں غصب شدہ مال سے اپنی اولاد کو پالا وہ حرام لقمے کی وجہ سے والدین کے نافرمان، بدچلن اور عیبی بن کر تمام مال اڑا دیتے ہیں۔ دنیا میں اسے اچھے مقام وعزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق دے۔ رزق کے حصول کے لئے جائز وحلال ذرائع استعمال کرنے کی توفیق دے تاکہ دنیا وآخرت کی رسوائیوں سے بچ سکیں۔ آمین

نوٹ: دیارِ غیر میں دین کا کام کرنے والے احباب اور ان کے اداروں کی حوصلہ افزائی کے پیشِ نظر ان کے اشتہارات جذبۂ خیر سگالی کے تحت مفت شائع کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا۔ آپ بھی ایسے کسی دینی ادارے کا اشتہار شائع کرانا چاہیں تو بھیج سکتے ہیں۔ (مجلس ادارت)

رمضان المبارک کا روزہ چھوڑنے کا نقصان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

قال قال رسول الله ﷺ من افطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه (رواه احمد)

☆☆☆

☆☆

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ جس کسی نے رمضان المبارک کا ایک روزہ بیماری یا کسی عذر کے بغیر چھوڑ دیا، وہ اگر عمر بھر کے روزے اس کے بدلے میں رکھے تو وہ نقصان پورا نہیں ہو سکتا جو ایک روزہ نہ رکھنے سے ہوا۔

☆

(سنن ابی داود، سنن ابن ماجہ، سنن الترمذی، مسند احمد وغیرہ)

مسلم امہ کو ماہِ صیام و عید مبارک	بندۂ خدا